

[illegible][illegible]

ہاتھ نہ رکھی اور نہ اسے اس کان میں رکھ سکے اس نے
 دیکھ کر کہ ایک دوسرے کان میں الٹ میٹھن لے
 لیا۔

”عام قلم کی کبھی کبھی جی چاہتا ہے سب کچھ لکھ دے۔
 میرا دل کے مزاروں اور باروں کی سیاہیوں۔ شاید وہیں کچھ
 سکون مل سکے۔“ مہاشین شاہ پر آج پھر لکھ دے گا وہ پڑا

”ہاں، یہی جتن نہ پایا تو ملکہ عربیہ کے۔“
 ”جتن تو میرے لیے بنائی نہیں بار۔“
 ”مل سکتا ہے اگر تم اپنے باپنی سے نکل آؤ تو۔“
 ”تم ملی لے سکتا۔“

”میرے لاکھ چاہنے والے جو میرے پاس میرے دل سے لگنے کو تیار نہیں ہے صرف میری تو میرے چین کا سامن ہے۔ یہی نہیں چاہتا کہ اس سے جدا ہو۔“ عباس شہ ایک بار اجوا جہاڑی تھاس نے تہی کی سلاخ خوشیوں کی بازی عرصہ پہلے پہری ہوئے لڑکے پر دست کوٹھ لگا دیا تھا۔

عہد میں ہم دونوں دوست ہیں اور ہر ایک
 سے ملاقات ہیں ہم دونوں کی دوستی کو
 پورا سال ہے جب کہ ہمیں ایک دوسرے
 سے نہیں صرف اتنی معلومات ہیں کہ میں عام علی
 اور آپ جناب عباس شاہ اور اس کے بھائی کا
 رشتہ قبول نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری
 دست یہ جو اداسی کے رنگ چمے ہیں ان کی
 آفت جانوں میں تمہارے دکھ کی یہ تک جانا چاہتا
 ہوں۔ مجھے افسوس کہ میں نہیں جانتا کہ تمہاری
 لئے کونسا حل

UrduPhoto.com

ہوتا ہے حاکم علی میں نے اپنی پیدائش سے چھ ماہ
بلاپ جیسے انمول خزانے کو کھودیا تھا۔ میں اسے

عمر بنی نہ کرکے ایک لے کر ہی اس کے چار
بھروسے سے فیض یاب نہ ہو سکتا جس کی بھلائی
کی دولت کو اور ان کی گفت و وہ اس بہت و حوصلے سے
لے کر جاتی ہے کہ تباہ قسمت تھا نہیں رہا ہے حاکم
علی میرے لیا جان مضاف قرآن تھے عالم دین تھے
میرے سے انہیں بے پناہ محبت تھی۔ صرف سارا میں
سب کی عمریں انہوں نے دیکھ چکا تھا جو لوگ رسول
کی ریاضت سے انہیں حاصل کیا تھے اللہ تعالیٰ
نے انہیں بہت عزت و سزا دی تھی۔ مگر میرے
اور اوجان باکل ان کے برخلاف تھے۔ ہر روز ان میں
تھی وہ سب کچھ کرتے اور مالہا میں مجھ کو اس بچہ
کا کام تھے۔

ان کے اشیائے کمال کو مجبوراً پھر لٹا دیا۔
میں جاب کر۔“
”کمال اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔“

اگرچہ دوا کی ایک کوڑی بھی خودی خرام کر رہی تھی اور دوا پر ایک سو فیصد خرام میں ملازم تھے وہاں سے بھی کچھ نہ مل سکے۔ انہوں نے پیرا داخلہ بھی اس کی بھی کر دیا۔ یوں بین الاقوامی نظریوں کے سامنے بھی رہتا تھا۔ دوسرا دور میری یونیورسٹی میں بھی نہیں تھی لیکن وہ سب جیب میں کلاس سیونٹھ میں تھا۔ ایک اسکول میں ایک پھیلا ہوا تھا۔

”بلکہ شخص اسان لانا چاہتا تھا۔ بات مجھے بھی
 نے تھی بعد سمجھ آئی تھی۔ اس کا بیٹا مال کی کلاس
 میں تھا۔ وہ شخص روزانہ سکول آتا تھا۔ وہ لڑکوں
 کا تھاپ مجھے ایک سو کایک روپے عورت کو کچھ
 کے کا مطلب سمجھ نہیں آیا تھا اور جب سمجھ آیا تو
 یہ سکول افلاس کی آواز کے ساتھ اس کے چہرے
 پر آوازات بگڑا کرتا ہو گیا۔“

”مائے جفا“ حاکم علی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔
”نہجائے اس نے لہلہ کو کتنا تنگ کیا تھا۔ پھر ایک
روز صبر نہ کر سکا۔ لہلہ کا دل بڑھ گیا۔

[illegible]

میں نے میرے سامنے آخری کھیل پیش کیا۔
 ایک ایک زخم کو تیرا گیا۔ پوری پلڑ کو لیا
 میں۔ لال کو کھلی تکلیف ہوئی تھی۔ میں اپنے
 آج بھی تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ میں آج
 تیری لال کو رو رہا ہوں۔ لیا تو میں نے دیکھا تھی۔
 تو لال کا آخری نقش ہو کر رہ گیا۔ محفوظ ہو گیا وہ ان
 کا چھٹی ہو گیا۔ لال کو کھلی تکلیف ہوئی تھی۔ آج تک
 بہت دھڑ سے دس رہے ہیں۔ اس کی آنکھوں
 میں آج بھی دس رہے تھے۔

”اے ایک مہمان دوست نے مجھے ایک -
 نے مل داخل کروا دیا۔ وہاں سے ایک اعلیٰ
 رینٹ دار نے مجھے ایڈٹ کر لیا جس نے میرے
 ہاں کے لیے پیشکش کر رکھی تھی۔ میں نے
 نوبل لگا کر پوچھا کہ اس میں پوزیشن ملی۔ اور لکاکر
 پتہ پتہ کر دیا یہاں تک کہ کہ اپنی اسے کے بعد اب
 کے ساتھ ہوں اب اس کے بعد حاکم علی تم مجھے اپنے
 کردے گا۔ اور صرف تمہیں میرے گھول سے بھی
 نہ ہوئے گا۔“

ہمیں بھی تمہیں اللہ دوست بن کے دکھاؤں
کہ وہ اس کا ہاتھ تھام کے محبت سے بولا تو عباس شاہ
انہی سے مسکرایا۔

”اور وہی کسی ہے۔“

”معاذ اللہ! میں کاغذ کی سے ہر پر نقد کرچ

”میں نے عام کی دلی سے بھی نہ جی ہو گئی

”جی۔ میں نے شرت سے لکھ

”میں کی ہے کہ نہیں“

”یہ میں عراس کے کمر از سے بکھ ہوا ضرور

”جی۔“

”یہ دست بکھیرا بھی کی خیال ہے کہ ہمارا

”میں اس لذت سے آشنا ہو کے ساری خوبیوں بھول

”جانتے“

”یہ ممکن ہے۔“

”یہ میں سب ہمارا خاطر یہیں کاہر

”وہاں اس دلی کے متعلق طعنت ہوں گد“

”میں نے وہاں سے بکھ چکے ہیں ہمارا

”کے کئے ہوتے۔“

”وہاں سو رہا تھا جانتے میرا سارا“

”میں اس وقت۔“

”میں نے کئے کھٹو اور تھوٹ“

”میں عراس شرف۔“

”دندہ نہیں ہو گئی۔“

”خیر! یہ بھی نہیں گندھجے۔“

”میں سب گدھ۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”یہ تو بھگت ہے۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

”میں اس وقت۔“

مجھے کوئی بات نہیں کر سکا تھا کیونکہ وہ تکلم کے
اجازت میں لے کے نہیں بھیج سکا تھا کیونکہ میری حیثیت
اچھی تھی میں نے کیا میں صرف ایک معاشرتی
ضرورت ہوں اس لیے اور نہیں۔

"تو میں بھی ٹھیک ٹھیک کر رہی ہوں۔"
قرآن نے جواب دیا کہ کاروانہ ترک کر دیا کہ اس
وقت وہ باطل تھکے ہوئے تھے۔

قرآن نے صبر سے سچا تھا اس کے بعد میں اور میر
اس کی خاطر اس نے عام میں سے ہٹ کر گئے۔
پھر کاروانہ اس کی دوستی میں آئی۔

عام میں سے جسے کہہ سکتے ہیں۔
قرآن کا لہجہ تو خراب نہیں ہو گیا۔ "اس کے
دل میں تو میں تو نہیں۔"

"وہ نہیں عام میں سے تھی اس لیے وہ نہیں ہے۔"
"تمہارے دل میں تو نہیں تو نہیں ہے اس کی یہ جب وہ
میرے چہروں کی پہچان کر گئی کہ اس وقت سے وہ چند
کھن کے عوض میری انہوں کو تیرا کوٹھلے کی سی

توجہ حاصل کرتے تھے۔"
"یہ عام میں سے نہیں تو شاید میں بھی عام سمجھا
نہیں۔"

"مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

"مگر یہ عام میں سے۔" وہ مسکراتے ہوئے فرمایا۔
مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

ہوں جس میں کہتا ہے والد صاحب وہاں سے بچے
ہیں۔ "اس نے اپنے والد کو اندیشہ دلا دیا۔
وہ لکھنؤ میں صرف پہلے تھے۔

پھر اس کے گھرانے کا کاروانہ کا کھانا بھی
تھی کہ وہ حقیقت کیا کر رہا ہے وہاں ایک ہفتہ
تھیں کہ وہاں وہ نشستے تھے۔

کتنے یہ باطل کے اندر بھی اس نے دیر کو دیر سے
وہ صبر سے اور ان کے والد کو دیر سے دیر سے
رہی تھی۔ ان لوگوں کو ٹھیک ٹھاکہ معلوم نہیں رہا۔

تھیں مگر ان لوگوں کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ کتنی ہی دیر
بھی خرچہ نہیں کیا تھا۔
وہ بھی تو عام مرزا پر غور نہ کیا۔

"تو یہ عام مرزا۔"
"یہ عام مرزا۔"
"یہ عام مرزا۔"

"مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

"مگر یہ عام میں سے۔" وہ مسکراتے ہوئے فرمایا۔
مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

ہوں جس میں کہتا ہے والد صاحب وہاں سے بچے
ہیں۔ "اس نے اپنے والد کو اندیشہ دلا دیا۔
وہ لکھنؤ میں صرف پہلے تھے۔

پھر اس کے گھرانے کا کاروانہ کا کھانا بھی
تھی کہ وہ حقیقت کیا کر رہا ہے وہاں ایک ہفتہ
تھیں کہ وہاں وہ نشستے تھے۔

کتنے یہ باطل کے اندر بھی اس نے دیر کو دیر سے
وہ صبر سے اور ان کے والد کو دیر سے دیر سے
رہی تھی۔ ان لوگوں کو ٹھیک ٹھاکہ معلوم نہیں رہا۔

تھیں مگر ان لوگوں کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ کتنی ہی دیر
بھی خرچہ نہیں کیا تھا۔
وہ بھی تو عام مرزا پر غور نہ کیا۔

"تو یہ عام مرزا۔"
"یہ عام مرزا۔"
"یہ عام مرزا۔"

"مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

"مگر یہ عام میں سے۔" وہ مسکراتے ہوئے فرمایا۔
مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

مگر آپ باطل قرآن میں تو کوشش کر رہی تھیں۔
وہ مجھے تو دل سے "ہاں" کے اندر رکھتے تھے
وہ اپنے حلقوں کو اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔
میں نے محبت کو اپنے اندر سے چھوڑ دیا۔

کہ اگر تم کو کچھ اور بتا دوں تو میرے لیے زندگی کا سچا ثواب ملے گا۔
 یہ تو حق ہے۔
 یہ تو میری باتوں کی سچائی ہے۔
 میں جانتا ہوں کہ وہ دوسرے ملک کے باشندے ہیں۔
 یہ ہے۔

[illegible]

اور یہ دونوں طرف سے شہابی کی آوازوں کی شہابی کی
 آوازوں کی شہابی کی آوازوں کی شہابی کی آوازوں کی شہابی کی
 آوازوں کی شہابی کی آوازوں کی شہابی کی آوازوں کی شہابی کی
 آوازوں کی شہابی کی آوازوں کی شہابی کی آوازوں کی شہابی کی

ہوتا ہے اندر اسے جیسے میں آج احرام کا محبت کا
 رہا اندر رہا ہوں اور جسے اندر کے لیے مجھے تم نے
 مجبور کیا ہے "وہ زلزلہ
 "حاکم علی۔"

"میں رہتا ہوں میں وہ کروں گا جو تم چاہتی ہو۔
 جس نے کے شہر شہر میں گاہر ہر وقت کو کوہ
 پائوس گا کہ مجھے تم سے بے تمنا محبت ہے لوگ ہمیں
 دیکھیں گے اور ہماری محبت کو تسلیم کریں گے پھر
 ہمیں اعتبار آجائے گا۔" وہ زلزلہ ہونے لگا۔
 "مگر رہتا ہے یاد رکھنا کہ اس دن حاکم علی وہ حاکم علی
 نہیں رہے گا جو محض محبت کرنے والا تھا بلکہ بازاری
 محبت کی خواہش میں تم نے یہ سمجھو حاکم علی کو قتل کر
 دیا ہے چلو۔" وہ اس کا ہاتھ چڑکے آگے بڑھا اور عتا
 نے ایک جھگڑے سے خود کو چڑا دیا۔

"میں تمہاری خواہش کی تعمیل کر رہا ہوں چلو
 میرے ساتھ۔" اس کی آواز اونچی ہوئی۔
 "حاکم علی۔" وہ کہہ کر روٹی ہوئی اپنے کمرے میں
 آئی۔
 "آخر مسئلہ کیا ہے "خبر پوچھ پوچھ کے تھک گئی
 عمر وہ بس روٹی رہی۔
 "میں حاکم علی سے پوچھ لیتی ہوں۔" خبر پوچھنا اسل
 کرنے لگی تو عتا اس کے ہاتھ سے موبائل چھین
 لیا۔
 "خبردار وہ محض وحشی ہے جنگلی ہے۔"
 "خدا کے لیے اپنی زبان کو سنبھالو یہ کس انداز
 میں بات کر رہی ہو تم اپنے انتہائی محنت کرنے والے

میں میں نے اب تعریف کا ایک جملہ نہ بولا۔ وہ
 دنیا کو اپنی گلی ہوئی عینک سے دیکھتا ہے جو اس کا نظ
 نظر ہے۔
 "وہ آٹو صاف کر کے چلا۔
 "پھر نہیں کس کا نظریہ نظر کیا ہے کہ کتنا تم دونوں
 میں سے ایک بھی نہیں ہے "خبر نے فیصلہ سنایا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو عباس شہناز۔"
 "اس طرح تو دنیا میں بہت سے لوگوں کے پاس
 بہت کچھ ہوتا ہے ہم کس کس کو دیکھ کے محسوس
 کرتے رہیں گے لوگوں کو دیکھنے اور جو کچھ ان کے

خبر عباس شہناز سے ساری باتیں شیر کرتی تھی۔
 "بہت بو قوف ہے یہ رہتا بھی۔ اتنے ناکس شخص
 کے بارے میں اتنی بدگمان ہے۔"
 "وہ لڑکی عجیب خیالات رکھتی ہے۔"
 "خبر نے ہانڈ ز تو اس کی بھی کچھ اپنی بری نہیں ہیں۔
 شاید ہم دونوں کو دیکھ کے اسے زیادہ محسوس ہوتا
 ہے۔"
 "لیکن خبر ہر شخص کا ماحول مختلف ہوتا ہے اب
 ہم خود کو اپنے ماحول کو بھلا کے ہر خدائے خدا کی محبت تو
 نہیں کر سکتے۔"

170

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔

[illegible]

میں تشریف دینی کی خاطر اس لڑکی کو ہر حال میں
 یہاں رکھ کر تشریف لے آئیں گی۔
 میں نے اس لڑکی کو تشریف لے جانے سے منع کیا
 کہ وہ یہاں ہی رہے اور اس کی سب سے زیادہ عزیز
 دوستوں کو بھی یہاں ہی رکھ کر تشریف لے جائے۔

میں کو میں نے جو دیکھا تھا اس سے کہیں زیادہ تھا کہ میں نے
 مرزا کو دیکھا تھا۔ یہ تیار تھا کہ مرزا کو دیکھنے کے لیے ایک
 مطلب تھا۔ صرف اور صرف موت اور
 موت سے خوف نہ تھا۔ یہ تو میری تھی۔
 مرزا کو دیکھنا ایک ایسا کام تھا جس کے لیے اس نے

انہوں نے کہا کہ میں نے ان کے ساتھ بہت سی باتیں کی ہیں۔ ان کے بارے میں میں نے سب کچھ جانتا ہے۔ ان کے بارے میں میں نے سب کچھ جانتا ہے۔

[illegible]

میں نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

عبد القوس بولا
اب مجھے اپنے گھر واپس آنا ہے
میرے میں کچھ آ رہی ہے مگر وہاں سے
میرے میں کچھ آ رہی ہے مگر وہاں سے
میرے میں کچھ آ رہی ہے مگر وہاں سے

میں نے کہا کہ میں نے اس کی بات سنی ہے۔

انہیں کے روم میں شفٹ ہو گئی۔ مگر جتنا کہ شدید
ایموشن تھا۔

ہمارا ہر کسی پہلے سے جی توڑ جانے لگا۔
 ہمیں اے ابھی طرح پرہیزگاری ہوئی تو فکر نہ کرو۔
 ہمیں جو نظر آتی ہے۔
 ہوسکتی ہو کہیں ہاتھوں کی بندھی دانتوں سے تہ

ہماری طبیعت اور ہمارا رشتہ جھلورہ بولا ہے۔ "خجرات
ہمیں کھینچا اڑائی۔
ہمیں اکثر ہوتی ہیں۔" وہ مسکرائی۔
"میں چاہیے تھا کہ کب جاؤ گی گاؤں۔"

ہمیں بہت دُری ہوئی ہے۔
 "ہو کچھ تم نے کیا ہے اس کی مراد وہ جس سنی سی
 چاہیے۔ اے مجھے شخص کو اتنا ہٹ کیا ہے اب
 بے اعتباریوں کو کہتم کرنے کے لیے تو وہ
 کہتا ہے۔"

”تو اب یہ تمہارا دوسرا ہے مجھے تو صفائی کے
گائے جو گائے ہیں ان کی پریشانی نہ ہو۔“ (پرواز)

ان سب نے شہزادی کی تقریب کو چار چاند لگا دیے۔
شاہ عالم نے خوب روپ کیا ہے تقریب۔ سارے

تو اسی صوفی کی رسم کے وقت جب حاکم علی نے
میں اس کا ایک شعر بھی نہ دانی تو رہا کا دل جیسے
نے صوفی میں حاصل کیا۔
"وہ ہے طرح اس کی ہو گئی۔"
مگر کبھی اس کا کبھی کو سراہا کرتا ہے۔

سازار کوئی مار ہو میٹھن تھی اس کے ماہر ماقصوں
نے رعنا کو جو ماقصوں کے چاند کی مانند خوب صورت بنا
تھا۔

”ہاشم اللہ تمہارے باپوں پر مہندی خوب لگ گئی ہے۔ تمہارے ہاتھ تو آج ہتھیار ہیں حاکم مصلحت کو

ان کو سے کھانے کو روکا۔ "جگرے کلا۔
 مگر حکام کو کچھ یاد نہیں تھا کہ کیا یار ہمیں ہو رہی
 ہے۔ کب دور رخصت ہو کے حاکم علی کے گھر تلی کوہ
 تباہ حاکم علی کے جے جہانے کمرے میں ملازی

جابر باقائدہ
روانہ نگار اور آہستگی سے بند ہونے اس کی دھڑکن
تھم سی گئی چند لمحوں کے لیے

اس نے سائیڈ پر ہی چادر سے خود کو احاطہ پایا اور چوڑھویں کیا۔

ہے ایک قمری صورت وہاں نور حسین ہو کر
 لہن مرزا کے نزدیک تھمڑی حیثیت ایک شہنشاہ کی
 سی ہے لہن مرزا اپنے استعمال کے بعد کسی
 دوست کو تو نہیں دے سکتے مگر اس کتاب کو اس
 کے اپنے بیٹے کے کونٹ کے کار میں پہنچا کر
 "بھائی بیٹے سب میں نے آپ کے لیے کیا کچھ
 نہیں کیا۔"

محمد علی نے اس کی خاطر میں بلکہ یہی
 خاطر وہ دوست کی خاطر تم نے سب کیا خود کو بھی بچ
 دیا۔

اس کو لہن مرزا اتنے بھی یاد رکھنا کہ میں تمہارے
 اس بیٹے کو لہنے کے لیے مجھے فریق مظاہر شخص
 کے لیے راہنما سے آگاہ ہوں۔ "وہ پہلی بات کی
 ماضیوں کا کھانہ ہو گیا۔"

"اسی لیے تو ہے اسی نے تو جس میں نے آج
 پہل بلیا ہے میری۔" وہ اس کے ہاتھ کی لٹ کو
 چمکے ہوئے ہوئے۔ "اسی لیے کہ کم میرے دست
 سے راہنما سے واقف ہو جن سے میں اپنے بیٹے کو
 واقف نہیں ہو سکتا تھا۔"

"بہت تو آگاہ قدیم۔" قدیم۔ "راہنما نے
 اور بھی کو آوازیں پکارا اور خود ہی دیر بعد حاضر ہوئے
 واسے کو گھانے اشارے میں کیا کیا کہ وہ اس کی طرف
 بڑھلا۔

وہ حج کے پیچھے ہٹی کر وہ ایک لڑکی کی اور ساتے
 والا مضبوط و کھانہ۔
 "مجھ کو مجھے پہنچا پھوٹا مجھے۔" وہ جی رہی مگر
 اس کی کسی نے نہیں سنی۔ کچھ محول بعد وہ ایک
 کو ٹھڑی میں گر گئی۔

"تو نہ کہیں۔" خوف سے سارا بڑائی کی
 آہیں بٹ گئیں۔ وہ شخص اس لاش کے ساتھ
 "نہیں لاش کے ساتھ نہ لاش۔" وہ جی رہی مگر
 "ابھی بات اس کے نہ جی رہی تھی کہ پہلی
 گھاس ہوئی۔ غرض صورت چو خان میں داخل کیا۔

کہہ دیتا مگر وہاں تک کہ جسے نور مرزا کا
 حشر کو سندی کے ریک نے جیت کے سارے
 وہاں کو لایا اور خوب صورت حالت کا سارا
 اس خوب صورت حالت میں رہی گیا۔

ایک ایک بات کون تم سے۔ سارا نے سارا
 سہنے کے بعد کہہ دیا۔

"میں خود کہہ۔" علی کے لہن میں چل کر
 کہنے کے بعد اور دیر کی نور مرزا ایک کچھ بڑی
 "فرض میں نہ سہا ہے اور اب بھی سوچ رہی
 ہوں کہ اسے بیٹے بیٹے کو فوٹوں سے لڑا کر لے
 والی سارا بڑائی تمہارے آگے کے نور کیل نکھڑا رہا
 تھی۔"

"میں نے سارا بڑائی کہ انہیں سے اختیار ہے اور
 اختیار ہے وہ ذات جو وہی ہے۔ مگر مجھ سے خود
 نظر نہیں آری۔" نظر آتی ہے مگر صرف ان کو
 اس کے پاس سے راستے میں چلے ہیں۔
 "مگر یہ سارا بڑائی۔" وہ بڑھتا ہوا چلا۔

خدا کی ذات ہے آواز اس کی ہیں لہن ہوتی ہیں
 خدا کے وجود سے انکار ہے جو خدا کے
 ہوتی۔ انسان کی شکل بھی ہے جو خدا کی
 میں خدا کی ذات کا سارا لے گا کہ خدا کا ہے
 وہ جو کہ اسے پہنچا کر ہوتا ہے اس کے اندر
 ہے دولت کے پہلے لڑکی کے کیرے کے بعد میں
 واسے کو لکھتے مصیبت کو لوگوں کے لیے اس کی جانی
 پہنچا کر کھاتے ہیں۔ خدا کی شکر کو پہنچاتے ہیں۔

پہنچا کر کھاتے ہیں۔ خدا کی شکر کو پہنچاتے ہیں۔
 پہنچا کر کھاتے ہیں۔ خدا کی شکر کو پہنچاتے ہیں۔

پہنچا کر کھاتے ہیں۔ خدا کی شکر کو پہنچاتے ہیں۔
 پہنچا کر کھاتے ہیں۔ خدا کی شکر کو پہنچاتے ہیں۔

مقام کی چیز میں جاتی ہیں آپ اس بات سے
 میں نے سارا بڑائی کے لیے
 عام کی سب سے پہلے اس کے میں رہا
 دیکھ کر سارا بڑائی کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے

تو جس میں جاتی ہیں عام کی جاتی ہیں
 لہن کا سارا بڑائی کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے

خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے

خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے

خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے

خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے
 خدا کو لکھتے ہیں اس کے لیے

ہوئے۔ بھئی! ہمیں چاہئے کہ اس کی توجہ دے کر کہہ دے۔
اسے مرزا کے کسی ایک آدمی میں بھی کر رہا ہے۔

○ ○ ○
محمد مرزا اب اس وقت سے بکھڑے ہوئے۔
مرزا کے ساتھ ساتھ لڑائی کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے
آج کل کے اندر جو بڑے بڑے آدمی تھے وہ اب بھی
مرزا کے پاس ہی موجود ہیں۔ اس نے کہا تو وہ

مرزا کے پاس ہی رہا۔
"میں اپنی جان کی حفاظت کر رہا ہوں۔ یہی میری جگہ
ہے۔ اور میری جگہ یہ ہے۔"

"میں کاغذ نہیں۔"
"اس لئے کہ ان کا یہاں ہی رہتا ہے۔ مرزا کو یہاں کے
تعدادی حجت چاہئے۔ اس کی جگہ سے وہ رہتا ہے۔
تو یہی وہی آدمی ہے۔ یہاں ہی رہتا ہے۔"
"مرزا کو یہی آدمی ہے۔ اس لئے کہ
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"

"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"

○ ○ ○
محمد مرزا اب اس وقت سے بکھڑے ہوئے۔
مرزا کے ساتھ ساتھ لڑائی کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے
آج کل کے اندر جو بڑے بڑے آدمی تھے وہ اب بھی
مرزا کے پاس ہی موجود ہیں۔ اس نے کہا تو وہ

مرزا کے پاس ہی رہا۔
"میں اپنی جان کی حفاظت کر رہا ہوں۔ یہی میری جگہ
ہے۔ اور میری جگہ یہ ہے۔"

"میں کاغذ نہیں۔"
"اس لئے کہ ان کا یہاں ہی رہتا ہے۔ مرزا کو یہاں کے
تعدادی حجت چاہئے۔ اس کی جگہ سے وہ رہتا ہے۔
تو یہی وہی آدمی ہے۔ یہاں ہی رہتا ہے۔"
"مرزا کو یہی آدمی ہے۔ اس لئے کہ
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"

"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"

○ ○ ○
محمد مرزا اب اس وقت سے بکھڑے ہوئے۔
مرزا کے ساتھ ساتھ لڑائی کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے
آج کل کے اندر جو بڑے بڑے آدمی تھے وہ اب بھی
مرزا کے پاس ہی موجود ہیں۔ اس نے کہا تو وہ

مرزا کے پاس ہی رہا۔
"میں اپنی جان کی حفاظت کر رہا ہوں۔ یہی میری جگہ
ہے۔ اور میری جگہ یہ ہے۔"

"میں کاغذ نہیں۔"
"اس لئے کہ ان کا یہاں ہی رہتا ہے۔ مرزا کو یہاں کے
تعدادی حجت چاہئے۔ اس کی جگہ سے وہ رہتا ہے۔
تو یہی وہی آدمی ہے۔ یہاں ہی رہتا ہے۔"

"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"

○ ○ ○
محمد مرزا اب اس وقت سے بکھڑے ہوئے۔
مرزا کے ساتھ ساتھ لڑائی کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے
آج کل کے اندر جو بڑے بڑے آدمی تھے وہ اب بھی
مرزا کے پاس ہی موجود ہیں۔ اس نے کہا تو وہ

مرزا کے پاس ہی رہا۔
"میں اپنی جان کی حفاظت کر رہا ہوں۔ یہی میری جگہ
ہے۔ اور میری جگہ یہ ہے۔"

"میں کاغذ نہیں۔"
"اس لئے کہ ان کا یہاں ہی رہتا ہے۔ مرزا کو یہاں کے
تعدادی حجت چاہئے۔ اس کی جگہ سے وہ رہتا ہے۔
تو یہی وہی آدمی ہے۔ یہاں ہی رہتا ہے۔"

"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"
"میں بھی یہی آدمی ہے۔"

○ ○ ○
محمد مرزا اب اس وقت سے بکھڑے ہوئے۔
مرزا کے ساتھ ساتھ لڑائی کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے
آج کل کے اندر جو بڑے بڑے آدمی تھے وہ اب بھی
مرزا کے پاس ہی موجود ہیں۔ اس نے کہا تو وہ

[illegible][illegible][illegible]

فلک ہی اور بوندہ، تہا رہی تیر جی کوئے تیر بھی گئی
 تھی۔ اس نے بھی انکار کر دیا تھا اور میں کسی صورت
 بھی شکست تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا۔ اس کے بعد
 ملازمی کا معاملہ کی تلاش میں دو ہفتہ کا پیچاری رہا۔
 یہ وہی کاروبار کرنے آگے۔ وقت گزرنے کے ساتھ
 شدت سے احساس ہوا تھا کہ اس معاملہ میں غلطی رہا۔
 میں تھر تھر ہوا کی آواز میں سو رہا تھا کہ میں نے
 خود غلطی کی تھی۔ لاکھ سارا پرانی میرا کوئی نہیں
 کر دے گی۔ سو تھوڑا روکے میں نے اسے روکے دینا
 دیا۔

”کونسا کہہ رہے تھے ایدہ۔ کاش مجھے انکی سائنس
 نصیب نہ ہوتی۔ کہ مجھے یہ بتا دے کہ سارا سے دور
 کر دیتے تھیں اس کو۔ کاش کہنے لگتے کہ یہ وہی تو
 افسانہ تو کرتے۔“ تھی کہ کتا دھرا کر کے سے
 کاش کہتے۔

”تیس گھر افسانہ کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ جب تک
 زندگی ہے۔ موت خود اس کی حفاظت کرتی ہے۔“
 ”تو اتنا دھمکیں کتنا بڑھا دے۔ جو لوگوں کا چھانچا
 ہو اسے اور افسانہ سے زہر مٹا دے۔“
 ”تجھے یہاں میں خود کو بچھا کر رکھا ہے اس لئے۔“
 ”وہ افسانہ تو ہے۔“

”میرا معصوم بھلے بھالے لوگ۔ دیکھ اس
 شخص کو بچے کے رونا دھرنے میں ہیں اس کے کہتوں
 کے لئے ہیں کہ وہ ان کے بھولن کا گواہ کرتا
 ہے۔ وہ سکون کا جشن دے کے وہی سکون تو دے
 رہا ہے۔ مگر اب مجھ لوگ نہیں جان سکے کہ وہ میرے
 دھوکے میں کھانے کے تھوڑی میں اتر رہا ہے اور وہ
 معصوم سارا رہا۔“ ”میرا معصوم نہ رہے۔“
 ”میرا معصوم نہ رہے۔“

وعلی گئے
ایک بات کو کہ جس کی کہ نہ بھروسہ
ہو کہارت ہو چاندی بھی ہو پراقتی ذات ہے اسی ہے
انہی کی۔
سب میں وہی عالم حق اب رہتا ہے مہربان
ہو گیا ہے۔ "وہ خیر اور احسان ہے اور مسکرائی۔
انہی عالم حق کی وہی کو ایسا ہی ہوا ہے۔ چلو
آج کو فری طرف ہے۔ اس نے اسے اٹھایا۔

میں نے اس ملک سے ہر مایا چھوڑا ہوں۔
میں نے اس ملک سے صرف اسے چھوڑ دیا ہے۔ وہ کہ اس دن
کہ اس نے اپنے گھر سے میں رہتا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"

میں نے اسے سوچا ہے۔
"میں نے اسے سوچا ہے۔"